بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم　　**اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ** (Lesson-14)　　رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

فعل (Verb)

عربی میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں: (۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) فعل امر

۱۔ فعل ماضی: وہ فعل جو گذرے ہوئے زمانے میں ہوا ہو۔ جیسے: ضَرَبَ (اُسنے مارا) نَصَرَ (اُسنے مدد کی) سَمِعَ (اُسنے سنا)۔

۲۔ فعل مضارع : وہ فعل جو زمانہ حال یا زمانہ مستقبل میں ہوا ہو۔ مثلاً: یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) یَسْمَعُ (وہ سنتا ہے یا سنے گا) فعل مضارع پر بعض حروف یا الفاظ کا اضافہ کرکے اسے مستقبل کے لئے مختص کیا جاتا ہے۔

۳۔ فعل امر: وہ فعل جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کا حکم دیا یا روکا جائے۔ جیسے: اِضْرِبْ (تو مار) لَا تَضْرِبْ (تو مت مار یا نہ مار) جس فعل میں کسی کام سے روکا جائے اسے فعل نہی بھی کہتے ہیں۔

فعل ماضی معروف کی گردانیں

حالت	جنس	واحد (Sl.)	تثنیہ (Dl.)	جمع (Pl.)
غائب	مذکر	فَعَلَ اُس ایک مرد نے کیا	فَعَلَا اُن دو مردوں نے کیا	فَعَلُوْا اُن سب مردوں نے کیا
	مؤنث	فَعَلَتْ اُس ایک عورت نے کیا	فَعَلَتَا اُن دو عورتوں نے کیا	فَعَلْنَ اُن سب عورتوں نے کیا
مخاطب	مذکر	فَعَلْتَ تم ایک مرد نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مردوں نے کیا	فَعَلْتُمْ تم سب مردوں نے کیا
	مؤنث	فَعَلْتِ تم ایک عورت نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو عورتوں نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم سب عورتوں نے کیا
متکلم	مذکر/مؤنث	فَعَلْتُ میں ایک مرد/عورت نے کیا	فَعَلْنَا ہم دو/سب مردوں/عورتوں نے کیا	

مشق نمبر۔۱۵

ضَرَبَ اور سَمِعَ کی گردانیں لکھیں؟

اَلْحمد اللہ ہم نے علمِ الصرف کا آغاز یعنی فعل کے بیان سے شروع کردیا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم مزید اس کا مطالعہ کریں ضروری ہے کہ آپکو ' مادّہ ' اور ' وزن ' کے بارے میں کچھ بتایا جائے کیونکہ 'علم الصرف' کے بیان میں ان دو اصطلاحات کا ذکر بار بار آئیگا۔ مزید یہ کہ آپ نے ' مادّہ ' اور ' وزن ' کے نظام کو سمجھ لیا پھر آپ کے لئے اَفعال کے استعمال کو سمجھنا آسان ہو جائیگا انشاءاللہ۔

۱۔ مادّہ : مندرجہ ذیل کے کلمات کو غور سے دیکھیں :

۱۔	عِلْمٌ	مَعْلُومٌ	عَالِمٌ	تَعْلِيمٌ	عَلَّامَةٌ
۲۔	كِتَابٌ	كَاتِبٌ	مَكْتُوبٌ	كِتَابَةٌ	مَكْتَبٌ
۳۔	قَبُولٌ	قِبْلَةٌ	قَابِلٌ	مَقْبُولٌ	اِسْتِقْبَالٌ

اب ہم مزید غور کریں تو معلوم ہوا کہ گروپ نمبر۔۱ میں 'ع۔ل۔م' حروف ایسے ہیں جو مُشترک ہیں اس طرح گروپ نمبر۔۲ میں 'ک۔ت۔ب' اور گروپ نمبر۔۳ میں 'ق۔ب۔ل' اِن مُشترک حروف کو ان الفاظ کا 'مادّہ' کہتے ہیں۔ علم الصرف کا مقصد ہی یہ ہے کہ مادّہ سے مختلف الفاظ یعنی اسماء اور اَفعال کیسے بنائے جاتے ہیں اس مقصد کے لئے مادہ کے حروف جنھیں 'حروفِ اصلی' بھی کہتے ہیں۔ اس پر نہ صرف حرکات لگانی پڑتی ہیں بلکہ بعض حروف کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ عربی میں زیادہ تر اَفعال کا مادّہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ جنہیں 'ثلاثی' (3-Root Letters) کہتے ہیں۔ کچھ افعال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا اصل مادّہ ہی چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کو 'رُباعی' (4-Root Letters) کہتے ہیں۔ عربی کے تقریباً ۹۰% (فیصد) افعال سہ حرفی (ثلاثی) مادّوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

کسی مادہ سے لفظ بنانے کے طریقہ کو آسان کرنے کے لئے مادہ کے تین حرفوں کے نام مقرر کردئے گئے ہیں۔ یعنی پہلے حرف کا نام ہے ف/فائے کلمہ اور دوسرے حرف کا نام ہے ع/عین کلمہ اور تیسرے حرف کا نام ہے ل/لام کلمہ۔ اب ہم غور کرتے ہیں کہ گروپ نمبر۔۱ میں جو حروف مشترک نکلے تھے وہ تھے ع، ل، م یہاں ع کا نام ہے ف/کلمہ اور ل کا نام ہے ع/کلمہ اور م کا نام ہوا ل/کلمہ۔

۲۔ وزن: عربی زبان میں وزن ایک ایسا بنیادی کلمہ ہے جس کی اساس پر کئی الفاظ بنائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً : فَاعِلٌ اور مَفْعُولٌ یہ دو اَوزان ہیں جن کی بنیاد یا اَساس پر کئی الفاظ بنائے جاسکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل ترکیب پر غور کریں:

مادّہ	ف ا عِ لٌ (فَاعِلٌ)	مَ ف عُ و لٌ (مَفْعُولٌ)
۱۔ ع۔ل۔م	عَالِمٌ	مَعْلُومٌ
۲۔ ق۔ب۔ل	قَابِلٌ	مَقْبُولٌ
۳۔ ض۔ر۔ب	ضَارِبٌ	مَضْرُوبٌ
۴۔ ک۔ت۔ب	كَاتِبٌ	مَكْتُوبٌ
۵۔ ق۔د۔ر	قَادِرٌ	مَقْدُورٌ

فعل ماضی کے تین اَوزان ہیں : فَعَلَ / فَعِلَ / فَعُلَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ   اَلدَّرۡسُ اَلۡخَامِسَ عَشَرَ (Lesson-15)   رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا

فعل ماضی کے ساتھ فاعل کا استعمال

۱۔ اس مرحلہ پر ضروری ہے کہ ہم چند ایسے جملوں کی مشق کرلیں جس میں فعل ماضی استعمال ہوا ہو۔ اس کے لئے چند باتیں سمجھنا ضروری ہیں تاکہ جملے بنانے میں آسانی ہو۔

۲۔ ہم پڑھ آئے ہیں کہ جس جملہ کی ابتداء کسی اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے۔ اور جسکی ابتداء کسی فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لیں کے جسطرح جملہ اسمیہ کے کم ازکم دو حصے (مبتدا اور خبر) ہوتے ہیں اسی طرح ہر ایک جملہ فعلیہ کے بھی دو حصے ہوتے ہیں۔ یعنی فعل اور فاعل۔ کسی جملہ کے دو سے زیادہ حصے ہوسکتے ہیں لیکن کم ازکم دو ضروری ہیں۔ جملہ اسمیہ میں مبتدا۔ خبر اور جملہ فعلیہ میں فعل اور فاعل۔

۳۔ اب اور غور کریں کہ گردان کے جو چودہ صیغے یاد کئے ہیں ان میں سے ہر ایک صیغہ مستقل جملہ فعلیہ ہے۔ اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک میں فعل کے علاوہ فاعل بصورت ضمیر موجود ہے۔ گردان کے دوسرے نقشہ میں اصل ف۔ع۔ل کے بعد جہاں کہیں 'ا' ۔ 'ت' ۔ 'نا' وغیرہ آئے ہیں تو وہ دراصل متعلقہ ضمیر فاعل کی علامت ہیں۔ اور ان صیغوں کا ترجمہ کرتے وقت اس ضمیر کا ترجمہ ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور اگر ضمیر فاعل والے اردو جملہ کا عربی میں ترجمہ کرنا ہو تو فعل کا متعلقہ صیغہ بنالینا ہی کافی ہے۔ مثلاً: 'ہم خوش ہوئے' فَرِحۡنَا 'تو بیٹھا' جَلَسۡتَ وغیرہ۔

۴۔ دوسری صورت (اور اکثر) یہ ہوتی ہے کہ فاعل کوئی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی ضمیر کے بجائے کسی شخص یا چیز کا نام ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جملہ فعلیہ میں فاعل فعل کے بعد مذکور ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: فَرِحَ الۡوَلَدُ (لڑکا خوش ہوا) سَمِعَ اللّٰهُ (اللہ نے سن لیا)۔

۵۔ فعل ماضی میں مَا لگادینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوجاتے ہیں۔ جیسے: مَا فَرِحَ (وہ ایک مرد خوش نہیں ہوا) مَا كَتَبۡتَ (تو نے نہیں لکھا)۔

ذخیرہ الفاظ نمبر۔۱۶

(۱) قَرَأَ ۔ اس (ایک مرد) نے پڑھا   (۲) كَتَبَ ۔ اس (ایک مرد) نے لکھا

(۳) فَتَحَ ۔ اس (ایک مرد) نے کھولا   (۴) اَكَلَ ۔ اس (ایک مرد) نے کھایا

(۵) لِمَ ۔ کیوں   (۶) اَلۡاٰنَ ۔ اب۔ ابھی (مبنی ہے)

(۷) اِلَى الۡاٰنَ ۔ اب تک

مشق نمبر۔۱٦

اردو میں ترجمہ کریں:

۱۔ دَخَلَ مُعَلِّمٌ	۲۔ فَرِحْتُنَّ	۳۔ ضَحِكْتَا
۴۔ كَتَبَ الْمُعَلِّمُ	۵۔ فَتَحَ الْبَوَّابُ	٦۔ لِمَ مَا اَكَلُوْا اِلَى الْاٰنَ
۷۔ قَرَأَتْ فَاطِمَةُ	۸۔ فَرِحْتُ الْاٰنَ	۹۔ لِمَ بَعُدْتُمْ
۱۰۔ كَتَبْنَ	۱۱۔ غَلَبْتُمَا	۱۲۔ اَكَلَتْ طِفْلَةٌ
۱۳۔ قَرُبَ بَوَّابٌ	۱۴۔ ضَحِكَتِ الْاُمُّ	۱۵۔ مَا ضَحِكَتِ الْمُعَلِّمَةُ
۱٦۔ لِمَ مَا كَتَبْتُمْ اِلَى الْاٰنَ		

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ہم سب لوگ ہنسے	(۲) تو خوش ہوئی
(۳) ایک استانی نے پڑھا۔	(۴) تم لوگوں نے کیوں کھایا
(۵) ایک دربان دور ہوا۔	(٦) میں نے کھولا
(۷) تم سب داخل ہوئیں۔	(۸) کچھ ہوا داخل ہوئی۔
(۹) ایک جماعت غالب ہوئی	(۱۰) دشمن دور ہوئے
(۱۱) استاد بیٹھا	(۱۲) ایک بچی نے پڑھا۔
(۱۳) ایک لڑکے نے لکھا۔	(۱۴) ان لوگوں نے ابھی نہیں کھایا۔
(۱۵) ان لوگوں نے اب تک کیوں نہیں کھایا	

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

افعَالِ مَجھُول (Passive Voice)

افعالِ مَجھُول: جس فعل کا فاعل معلوم، مذکور ہو اسے ' فعل معروف ' (Active Voice) کہتے ہیں لیکن جسکا فاعل معلوم و مذکور نہ ہو اسے ' فعل مجہول ' (Passive Voice) کہتے ہیں۔

مجہول بنانے کا قاعدہ : فعل ماضی مجہول ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب سے بنایا جاتا ہے۔ صیغے کے آخری حرف سے پہلے حرف کو زیر (ِ) دے کر اس سے پہلے جتنے متحرک حروف ہوں ان پر پیش (ُ) لگا دیجئے۔

جیسے : فعل معروف (Active Voice)	فعل مجہول (Passive Voice)
وَعَدَ (اسنے وعدہ کیا)	وُعِدَ (اس سے وعدہ کیا گیا)
تَقَبَّلَ (اسنے قبول کیا)	تُقُبِّلَ (اس سے قبول کیا گیا)

اگر پیش (ُ) کے بعد الف (ا) آجائے تو وہ واو (و) میں تبدیل ہوجائے گا۔

جیسے: خَاطَبَ (اسنے مخاطب کیا)   خُوطِبَ (اس سے مخاطب کیا گیا)

مشق نمبر۔١٧

مِنَ الْقُرْاٰن

١۔ کَمْ (خبریہ) مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

٢۔ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا۔

٣۔ کَمْ (خبریہ) تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَعُيُوْنٍ وَ زُرُوْعٍ وَمَقَامٍ كَرِيْمٍ (شاندار مقامات)۔

٤۔ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَ لِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ۔

٥۔ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ۔

٦۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِنْهُمْ۔

٧۔ كُتِبَ (فرض کیا گیا) عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔

٨۔ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ بِاَىِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(تنبیہ: اُردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے ہیں)

۱۔ حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں ! اب تک اس نے کھانا نہیں کھایا
۲۔ تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں! میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا
۳۔ تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا
۴۔ تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں! ایک گھنٹہ پیشتر وہ مدرسہ گئی
۵۔ آفتاب کب طلوع ہوا؟	آفتاب ابھی طلوع ہوا
۶۔ مسجد میں کون داخل ہوا؟	وہ مدرسہ کے معلمین ہیں
۷۔ وہ کون گھر سے نکلا؟	وہ میرا چھوٹا بھائی ہے
۸۔ تم (مؤنث) نے میری بات سمجھی؟	ہم نے تمہاری بات نہیں سمجھی
۹۔ تم (جمع مؤنث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	اس لئے کہ تمہاری زبان عربی ہے۔
۱۰۔ کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟	جی ہاں! ایک بڑا شیر قتل کیا گیا
۱۱۔ شیر کو کس نے قتل کیا؟	جناب شیر کو میں نے مارا
۱۲۔ تمہارا خادم کہاں بھیجا گیا؟	وہ بازار بھیجا گیا

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَن لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

جملہ فعلیہ کے مزید قواعد

گذشتہ سبق میں آپ نے سادہ جملہ فعلیہ کی کچھ مشق کرلی ہے اب جملہ فعلیہ کا ایک قاعدہ یاد کرلیں اور وہ یہ کہ جب فاعل کوئی اسم ظاہر ہو تو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ صیغہ واحد میں ہوگا۔ فاعل چاہے واحد ہو، تثنیہ ہو، یا جمع ہو۔ یہ بات آپ آگے دی ہوئی مثالوں سے خوب ذہن نشین کرلیں۔

۱۔ مثلاً : ہم کہیں گے دَخَلَ الْمُعَلِّمُ (استاد داخل ہوا) دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ (دو استاد داخل ہوئے) دَخَلَ الْمُعَلِّمُوْنَ (سب استاد داخل ہوئے)۔ ان جملوں میں فاعل اسم ظاہر ہے اور وہ ہے لفظ ' مُعَلِّمٌ ' ۔ پہلے جملے میں یہ واحد ہے۔ دوسرے میں تثنیہ اور تیسرے میں جمع ہے۔ اب آپ غور کریں کہ تینوں جملوں میں فعل صیغہ واحد میں آیا ہے۔

۲۔ مذکورہ بالا قاعدہ میں فعل واحد تو آئے گا لیکن جنس میں اس کا صیغہ فاعل کی جنس کے مطابق ہوگا۔ یعنی فاعل اگر مذکر ہے تو فعل واحد مذکر آئے گا۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے فاعل اگر مونث ہے تو فعل واحد مونث آئیگا مثلاً: کَتَبَتْ مُعَلِّمَةٌ (ایک استانی نے لکھا) کَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ (دو استانیوں نے لکھا) کَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ (سب استانیوں نے لکھا) مندرجہ مثالوں میں فاعل کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فرق نوٹ کرلیں۔

۳۔ اب مذکورہ قاعدہ کے دو استثناء بھی نوٹ کرلیں۔ اولاً یہ کہ اسم ظاہر (فاعل) اگر غیر عاقل کی جمع مکسّر ہو تو فعل عموماً واحد مؤنث آیا کرتا ہے۔ مثلاً : ذَهَبَتِ الْجِمَالُ (اونٹ گئے)۔ ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اونٹیاں گئیں)۔ دوم یہ کہ تین صورتیں ایسی ہیں جب فعل واحد مذکّر یا واحد مؤنث۔ دونوں میں سے کسی طرح بھی لانا جائز ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

(i) اگر اسم ظاہر عاقل کی جمع مکسّر ہو مثلاً : طَلَبَ الرِّجَالُ یا طَلَبَتِ الرِّجَالُ (مردوں نے طلب کیا) طَلَبَ نِسْوَةٌ یا طَلَبَتْ نِسْوَةٌ (کچھ عورتوں نے طلب کیا)۔ یہ سب جملے درست ہیں۔

(ii) اگر اسم ظاہر فاعل کوئی اسم جمع ہو مثلاً: طَلَبَ الْقَوْمُ یا طَلَبَتِ الْقَوْمُ (قوم نے طلب کیا) یہ دونوں جملے درست ہیں۔

(iii) اگر اسم ظاہر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو مثلاً: طَلَعَ الشَّمْسُ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ (سورج طلوع ہوا) یہ دونوں جملے درست ہیں۔

۴۔ ایک اہم بات یہ بھی نوٹ کرلیں کہ فاعل اگر فعل سے پہلے آئے تو وہ جملہ اسمیہ ہوگا۔ یعنی پھر فعل عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل (جسے اب مبتدا کہیں گے) کے مطابق ہوگا۔ مثلاً : اَلْمُعَلِّمُ ضَرَبَ (استاد نے مارا)۔

اَلْمُعَلّمَانِ ضَرَبَا (دو استادوں نے مارا) اَلْمُعَلِّمَاتُ ضَرَبْنَ (استانیوں نے مار) ان مثالوں میں ایک اسم 'مُعَلِّمٌ' مبتدا ہے اور ضَرَبَ اس کی خبر ہے دراصل ضَرَبَ فعل اور پوشیدہ ضمیر فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہے اور یہ پورا جملہ فعلیہ مبتدا کی خبر ہے۔ اس لئے یہ خبر (یعنی صیغہ فعل) عدد اور جنس دونوں لحاظ سے مبتداء کے مطابق ہوتا ہے۔ امید ہے اوپر دی گئی مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کر لی ہوگی کہ فاعل چاہے فعل سے پہلے آئے یا بعد میں ،ترجمہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً: ضَحِکَ الرَّجُلَانِ اور الرَّجُلَانِ ضَحِکَا دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے یعنی 'دو آدمی ہنسے' البتہ باریک فرق یہ ہے کہ ضَحِکَ الرَّجُلَانِ (جملہ فعلیہ)۔ اس سوال کا جواب ہے کون ہنسا؟ اور جملہ اسمیہ اَلرَّجُلَانِ ضَحِکَا اس سوال کا جواب یہ ہے کہ دو مردوں نے کیا کیا؟

۵۔ ایک اور قاعدہ بھی یہاں نوٹ کر لیں: اگر فاعل ایک سے زیادہ (تثنیہ یا جمع) ہوں اور ان کے ایک کام کے بعد دوسرے کام کا بھی ذکر ہو تو پہلے فعل کے لئے تو صیغہ واحدہ ہی رہے گا مگر دوسرے کام کے لیے فاعلوں کے مطابق صیغہء فعل لگے گا ۔ مثلاً: جَلَسَ الرِّجَالُ وَ اَکَلُوْا مرد بیٹھے اور انہوں نے کھایا۔ اسی طرح بچیوں نے لکھا پھر پڑھا۔ کَتَبِ الْبَنَاتُ ثُمَّ قَرَأْنَ کہیں گے۔

مشق نمبر۔۱۷

اردو میں ترجمہ کریں:

۱۔ قَرَبُ الْأَوْلِيَاءُ

۲۔ اَلْأَوْلِيَاءُ قَرُبُوْا

۳۔ دَخَلَ الْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ

۴۔ اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ دَخَلَا

۵۔ اَلْمُعَلِّمَةُ الْمُجْتَهِدَةُ جَلَسَتْ عَلَى الْكُرْسِى

۶۔ جَلَسَتْ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ عَلَى الْكُرْسِي

۷۔ كَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ عَلَى الْوَرَقِ ثُمَّ قَرَءُوْا

۸۔ دَخَلَ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَحَامِدٌ فِى الْبَيْتِ وَجَلَسُوْا عَلَى الْفَرْشِ

۹۔ نَجَحَتِ الْبَنَاتُ فِى الْاِمْتِحَانَ وَفَرِحْنَ جِدًّا

۱۰۔ قَدِمَتِ الْوُفُوْدُ فِى الْمَدْرَسَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

عربی میں ترجمہ کریں اورقوسین میں دی گئی ھدایت کے مطابق جملہ اسمیہ یا فعلیہ بنائیں۔

(۱) دشمن (جمع) دور ہوئے (جملہ اسمیہ وفعلیہ)

(۲) ہم سب لوگ ہنسے

(۳) محنتی درزی بیمار ہوئے (جملہ اسمیہ وفعلیہ)

(۴) دو نیک لڑکیاں آئیں پھر وہ بازار کی طرف گئیں۔ (جملہ اسمیہ وفعلیہ)

(۵) مریم، زینب اور احمد مدرسہ میں داخل ہوئے اور کرسی پر بیٹھے (جملہ اسمیہ)

(٦) دل خوش ہوئے (جملہ فعلیہ)

(۷) عورتیں آئیں پھر وہ بیٹھیں پھر انھوں نے پڑھا (جملہ اسمیہ وفعلیہ)

ذخیرہء الفاظ نمبر۔۱۷

جَلَسَ ۔ وہ ایک مرد بیٹھا	ذَهَبَ ۔ وہ ایک مرد گیا	قَدِمَ ۔ وہ ایک مرد آیا
نَجَحَ ۔ وہ ایک مرد کامیاب ہوا	وَفْدٌ (ج وُفُوْدٌ) ۔ وفد	مَرِضَ ۔ وہ ایک مرد بیمار ہوا
ثُمَّ ۔ پھر	عَدُوٌّ (ج اَعْدَاءٌ) ۔ دشمن	دَخَلَ ۔ داخل ہونا
فَرِحَ ۔ خوش ہونا	ضَحِكَ ۔ ہنسنا	قَرُبَ ۔ قریب ہونا
بَعُدَ ۔ دور ہونا	قَرَءَ ۔ پڑھنا	فَتَحَ ۔ کھولنا
كَتَبَ ۔ لکھنا	اَكَلَ ۔ کھانا (Eat)	نَجَحَ ۔ کامیاب ہونا
قَدِمَ ۔ آنا	ذَهَبَ ۔ جانا	مَرِضَ ۔ بیمار ہونا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ

نَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ

فعل لازم اور فعل متعدی

۱۔ بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لئے کسی مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) ایسے افعال کو فعل لازم کہتے ہیں جبکہ بعض فعل بات مکمل کرنے کے لئے ایک مفعول بھی چاہتے ہیں جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) ایسے افعال کو فعل متعدّی کہتے ہیں۔

۲۔ اسی بات کو عام فہم بنانے کی غرض سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس فعل میں کام کا اثر خود فاعل پر ہو رہا ہے وہ فعل لازم ہوتا ہے مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) میں بیٹھنے کا اثر خود بیٹھنے والے پر ہو رہا ہے۔ اس لئے یہاں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جاتی ہے لیکن جس فعل میں کام کا اثر فاعل کی بجائے کسی دوسرے پر ہو رہا ہو تو وہ فعل متعدّی ہوتا ہے۔

مثلاً ضَرَبَ (اس نے مارا) میں مارنے والا کوئی اور ہے اور جس کو مارا جا رہا ہے وہ کوئی اور ہے۔ اس لئے یہاں پر بات مفعول کے ذکر کے بغیر نامکمل رہے گی۔

۳۔ فعل لازم اور متعدّی کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ آپ فعل پر 'کس کو؟' کا سوال کریں۔ اگر جواب ممکن ہے تو وہ فعل متعدّی ہے ورنہ لازم۔ مثلاً جَلَسَ (وہ بیٹھا) پر سوال کریں "کس کو" اس کا جواب ممکن نہیں ہے چنانچہ معلوم ہو گیا کہ جَلَسَ فعل لازم ہے۔ جبکہ ضَرَبَ (اس نے مارا) پر سوال کریں "کس کو" یہاں جواب ممکن ہے کہ فلاں کو مارا۔ اس طرح معلوم ہو گیا کہ ضَرَبَ فعل متعدّی ہے۔ انگریزی گرامر میں فعل لازم کو Intransitive Verb اور فعل متعدّی کو Transitive Verb کہتے ہیں۔

۴۔ سابقہ اسباق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ کسی جملے کے کم از کم دو اجزاء ہوتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر اور جملہ فعلیہ میں فعل اور فاعل۔ جملہ اسمیہ میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ اکثر مبتداء اور خبر کے علاوہ کچھ اور اجزاء بھی ہوتے ہیں جنہیں متعلق خبر کہتے ہیں۔ اسی طرح کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل لازم سے شروع ہو رہا ہے تو اس میں بات مفعول کے بغیر مکمل ہو جائے گی۔ ایسے جملے میں اگر کچھ مزید اجزاء ہوں گے تو وہ متعلق فعل کہلائیں گے۔

مثلاً : جَلَسَ زَيۡدٌعَلَى الۡكُرۡسِيِّ (زید کرسی پر بیٹھا) اس جملے میں عَلَى الۡكُرۡسِيِّ متعلق فعل ہے۔ جبکہ کوئی جملہ فعلیہ اگر فعل متعدّی سے شروع ہو رہا ہے تو اس میں ایک مفعول کی بھی ضرورت ہوگی۔ ایسے جملے میں فاعل اور مفعول کے علاوہ کچھ اجزاء ہوں گے تو وہ بھی متعلق فعل کہلائیں گے۔

۵۔ اب آپ دو باتیں ذہن نشین کر لیں۔ اولاً یہ کہ مفعول ہمیشہ حالت نصب میں ہوگا۔ ثانیاً یہ کہ جملہ فعلیہ میں عام طور پر پہلے فعل آتا ہے پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول۔ جملے میں اگر کوئی متعلق فعل ہے تو وہ مفعول کے بعد آتا ہے مثلاً ضَرَبَ زَيۡدٌ

وَلَدًا بِالسَّوْطِ (زید نے ایک لڑکے کو کوڑے سے مارا) دیکھیں یہاں پر ضَرَبَ فعل ہے۔ زَيْدٌ فاعل ہے اس لئے حالت رفع میں ہے۔ وَلَدًا مفعول ہے اس لئے حالت نصب میں ہے۔ اور بِالسَّوْطِ جار مجرور مرکب جاری اور متعلق فعل ہے۔

٦۔ آپ کے ذہن میں یہ بات واضح رہنی چاہیئے کہ جملہ فعلیہ کی جو ترتیب آپ کو اوپر بتائی گئی ہے وہ کوئی قاعدہ کلّیہ نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طرز تحریر یا طرزِ خطاب کی مناسبت سے یہ ترتیب الٹ پلٹ جاتی ہے۔ لیکن سادہ جملہ میں ترتیب عموماً وہی ہوتی ہے جو آپ کو بتائی گئی ہے چنانچہ اس وقت ہم اپنی مشق کو سادہ جملوں تک محدود رکھیں گے تا کہ جملوں کے مختلف اجزاء کی پہچان ہو جائے۔ اس کے بعد جملوں میں یہ اجزاء کسی بھی ترتیب سے آئیں آپ کو انہیں شناخت کرنے میں اور جملے کا صحیح مفہوم سمجھنے میں مشکل نہیں ہوگی۔

٧۔ آخری بات یہ ہے کہ گذشتہ اسباق میں افعال کے معنی ہم نے صیغے کے مطابق لکھے ہیں لیکن اب ہم افعال کے سامنے ان کے مصدر کے معنی لکھا کریں گے مثلاً : دَخَلَ معنی 'وہ ایک مرد داخل ہوا' کے بجائے 'داخل ہونا' لکھیں گے۔ اس طرح اگر آپ کو معنی یاد ہوں تو صیغہ کے مطابق ترجمہ کرنے میں آپ کو مشکل نہیں ہوگی۔ گذشتہ اسباق میں آپ نے جتنے افعال یاد کئے ہیں ان کو ہم ذیل میں دوبارہ لکھ کر ان کے سامنے مصدری معنی دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں جو افعال لازم ہیں ان کے سامنے قوسین میں لام (ل) اور متعدی کے سامنے میم (م) لکھ دیا گیا ہے تا کہ آپ لازم اور متعدی کے فرق کو ذہن نشین کر لیں۔

دَخَلَ (ل) داخل ہونا	فَرِحَ (ل) خوش ہونا	غَلَبَ (ل) غالب ہونا
ضَحِكَ (ل) ہنسنا	قَرُبَ (ل) قریب ہونا	بَعُدَ (ل) دور ہونا
قَرَءَ (ل) پڑھنا	فَتَحَ (م) کھولنا	كَتَبَ (م) لکھنا
اَكَلَ (م) کھانا	جَلَسَ (ل) بیٹھنا	نَجَحَ (ل) کامیاب ہونا
قَدِمَ (ل) آنا	ذَهَبَ (ل) جانا	مَرِضَ (ل) بیمار ہونا

مشق نمبر۔١٨

افعال کے صیغہ اور جملوں کے اجزاء کی وضاحت کریں پھر ترجمہ کریں؟

مثال: (١) قَرَءَ رَشِيْدُ نِ الْقُرانَ فِى الْبَيْتِ

قَرَءَ : فعل ماضی ہے۔ صیغہ واحد مذکر غائب

رَشِيْدٌ : فاعل ہے اسلئے حالت رفع میں ہے۔

اَلْقُراٰنَ : مفعول ہے اس لئے حالت نصب میں ہے۔

فِی الْبَیْتِ : مرکب جاری ہے اور متعلق فعل ہے۔

یہ جملہ فعلیہ ہے۔ ترجمہ : رشید نے گھر میں قرآن پڑھا۔

مثال: (۲) رَشِیْدٌ قَرَءَ الْقُراٰنَ فِی الْبَیْتِ

رَشِیْدٌ : مبتدا ہے

قَرَءَ : فعل ماضی ہے اور ضمیر فاعل ھُوَ اس میں شامل ہے۔

اَلْقُراٰنَ : مفعول ہے اس لئے حالت نصب میں ہے۔ فعل فاعل مفعول ملکر جملہ فعلیہ بن کر رَشِیْدٌ کی خبر ہے عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ اس لئے صیغہ واحد مذکر آیا ہے۔

فِی الْبَیْتِ: مرکب جاری ہے اور متعلق خبر ہے۔

یہ جملہ اسمیہ ہے۔ ترجمہ 'رشید نے گھر میں قرآن پڑھا'۔

۱۔ کَتَبَ مُعَلِّمٌ کِتَابًا بِقَلَمِ الرَّصَاصِ

۲۔ قَرَأَتِ الرِّجَالُ الْقُرْاٰنَ فِیْ الْمَسَاجِدِ

۳۔ اَلرِّجَالُ قَرَءُ وَا الْقُرْاٰنَ فِیْ الْمَسَاجِدِ

۴۔ ذَھَبَ النِّسَاءُ اِلَی السُّوْقِ

۵۔ اَلنِّسَاءُ ذَھَبْنَ اِلَی السُّوْقِ

۶۔ قَدِمَ الْاَوْلَادُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ ذَھَبُوْا بَعْدَ الصَّلٰوۃِ

۷۔ دَخَلَتْ فَاطِمَۃُ وَزَیْنَبُ فِی الْبَیْتِ وَاَکَلَتَا الطَّعَامَ

۸۔ فَاطِمَۃُ وَحَامِدٌ دَخَلَا فِی الْبَیْتِ وَاَکَلَا الطَّعَامَ

۹۔ اَفَتَحْتِ الْبَابَ

۱۰۔ اَقَرَئْتُنَّ الْقُرْاٰنَ الْیَوْمَ

۱۱۔ نَعَمْ ! قَرَئْنَا الْقُرْاٰنَ الْیَوْمَ

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) دربان (Guard) آیا اور اس نے دروازہ کھولا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۲) کچھ لوگ مسجد میں آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا پھر وہ لوگ نماز کے بعد گئے۔ (جملہ فعلیہ)

(۳) تم عورتوں نے اب تک کھانا کیوں نہیں کھایا؟ (جملہ فعلیہ)

(۴) فاطمہ نے کھڑکی کھولی پھر پھل کھایا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۵) اس لڑکی نے انجیر کھائی۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۶) اساتذہ مسجد میں داخل ہوئے پھر وہ فرش پر بیٹھے اور انہوں نے قرآن پڑھا۔ (جملہ اسمیہ و فعلیہ)

(۷) کیا تو نے انار کھایا؟ جی نہیں، میں نے نہیں کھایا۔ (جملہ فعلیہ)

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾

فعل (حصّہ دوم)

۱۔ ماضی قریب: اب تک ماضی کی جو گردان کی گئی ہیں، انھیں ماضی مطلق کہتے ہیں، کیونکہ ان میں کسی کام کا گذشتہ زمانے میں واقع ہونا سمجھا جاتا ہے اور بس جس فعل سے یہ ظاہر ہو کہ کام گذشتہ زمانے میں ہوا مگر اسے گزرے ہوئے زیادہ مدت نہیں ہوئی، اس فعل کو ماضی قریب کہتے ہیں۔ ماضی مطلق (معروف و مجہول) کے صیغوں پر قَدۡ لگانے سے ماضی قریب کے معنے حاصل ہو جاتے ہیں۔ لفظ قَدۡ ہر صیغے میں بدستور قائم رہتا ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

جیسے: قَدۡ ضَرَبَ (اس نے پیٹا ہے)، قَدۡ ضَرَبۡتُ (میں نے پیٹا ہے)، قَدۡ ضُرِبَ (وہ پیٹا گیا یا وہ پیٹا) ۔

تنبیہ : ماضی قریب مجہول کے صیغوں میں بھی قَدۡ تبدیل نہیں ہوگا صرف اصل فعل (یعنی ماضی مطلق) کے صیغوں کو مجہول بنایا جائے گا۔ جیسے: قَدۡ ضُرِبَ (اسے پیٹا گیا ہے)، قَدۡ ضُرِبۡتُ (مجھے پیٹا گیا ہے)۔

۲۔ ماضی بعید: جس فعل سے مدت کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے، اسے ماضی بعید کہتے ہیں۔ ماضی مطلق (معروف و مجہول) کے صیغہ واحد مذکر غائب پر کَانَ بڑھانے سے ماضی بعید کے معنے حاصل ہوتے ہیں۔

جیسے: کَانَ ضَرَبَ (اس ایک مرد نے مارا تھا)، کَانَتۡ ضَرَبۡتُ (اس ایک عورت نے مارا تھا)، وغیرہ۔۔

تنبیہ : ماضی بعید مجہول میں کَانَ کے صیغوں میں کوئی تبدیل نہیں ہوگی، بلکہ صرف اصل فعل (یعنی ماضی مطلق) کے صیغوں کو مجہول بنایا جائے گا۔ جیسے: کَانَ ضُرِبَ (اُسے پیٹا گیا تھا)، کُنۡتُ ضُرِبۡتُ (مجھے پیٹا گیا تھا)۔

کَانَ کی گردان (حفظ یا ذکر لی جائے)

حالت	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	کَانَ	کَانَا	کَانُوۡا
	مؤنث	کَانَتۡ	کَانَتَا	کُنَّ
مخاطب	مذکر	کُنۡتَ	کُنۡتُمَا	کُنۡتُمۡ
	مؤنث	کُنۡتِ	کُنۡتُمَا	کُنۡتُنَّ
متکلم	مذکر/مؤنث	کُنۡتُ	کُنَّا	

۳۔ ماضی استمراری: (Past Continuous) جس فعل سے گزرے ہوئے زمانے میں کام لگاتار ہونا سمجھا جائے۔ اسے ماضی استمراری کہتے ہیں۔ فعل مضارع کے صیغوں پر کَانَ کے وہی صیغے لگانے سے ماضی استمراری کے معنے پیدا ہوجاتے ہیں۔ جیسے: کَانَ یَضْرِبُ (وہ پیٹتا تھا)، کُنْتُ اَضْرِبُ (میں پیٹتا تھا یا میں پیٹتی تھی) وغیرہ۔

اَلنُّزْهَةُ فِی الصَّبَاحِ

خرجنا لِلنُّزْهَةِ فِی الصَّبَاحِ اِلٰی حَدِیْقَةٍ. فَدَخَلْنَاها وَجَلَسْنا تَحْتَ شَجَرَةٍ عِنْدَالْمَاء ونظرنا الی اَزْهارٍ جمیلةٍ وَ فَرِحْنا بها، فَنَهَضَ اَحَدٌ مِنْ اَصْدِقَاءِ نا و ذَهَبَ اِلٰی الْاَشْجارِ وقطَفَ مِنها زَهْرًا و فَكِهَةً ایضًا ، انا مَنَعْتُهُ وَالْاَصْدِقاءُ ایضا مَنَعُوْهُ لٰكِنْ مَا رَجَعَ عَنْ فِعْلِه ،فَبَعْدَ قلیلٍ ، ظهر صا حِبُ الْحدِیقةِ وَ سَاَلَه‘ : لِماذا قَطفْتَ الفا كِهَةَ وَ اَ كَلْتَهَا بِغَیْرِ اِذْنٍ؟ اَاَذِنْتُ لَكَ ؟ اَنا ما اَذِنْتُ ......! ثُمَّ اَخَذَهُ وَضَرَبَه‘.

یَا اَصْدِقَائِی ! اَخْذُشَیْءٍ بِغَیْرِ اِذْنٍ عَادَةٌ مذمُومَةٌ

۞۞۞

اسئلة : اِلٰی این خرج الاولاد ؟ متی خرجوا ؟ این جلسوا ؟ بِاَیِّ شیٍٔ فَرِحوا ؟ من قطف الفاكهة ؟ اَمامنعه‘ احد ؟ اَقطف الولد زهرًاباذنٍ ؟ من ضربه ؟ ضربتم احدًا ؟ ادخلتم حدیقة بغیراذنٍ ؟ اَاخذتم منها شیئًا ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے کسی کو اجازت نہیں دی۔	(۲) استاد نے (شریر) لڑکے کو مارا،
(۳) کیا تم نے کسی کو نہیں مارا؟	(۴) ہم نے اب تک کسی کو خیر سے منع نہیں کیا۔
(۵) بغیر اجازت ہم کسی کے گھر نہیں گئے۔	(۶) تم نے لال پھنی لی۔
(۷) ہم نے پیلے موز لئے۔	(۸) میں نے بہت پھول توڑے ۔
(۹) ہم آپ کی گفتگو سے بہت خوش ہوئے۔	(۱۰) لڑکوں نے یہ سبق اچھی طرح یاد کیا۔
(۱۱) انہوں نے دین کو نہیں سمجھا۔	(۱۲) دین آسان ہے مشکل نہیں۔